

مروجہ سن عیسوی میں کیا کیا اصلاحیں ہوئیں!؟

حضرت مولانا محمد عبدالرشید نعمانی رحمۃ اللہ علیہ، سابق مدیر ماہنامہ بینات، و استاذ حدیث جامعہ

موجودہ سن عیسوی دراصل رومی سن ہے، جس کے بیشتر مہینوں کے نام مختلف رومی دیویوں اور دیوتاؤں کے ناموں سے لیے گئے ہیں اور یہ دیکھ کر سخت افسوس ہوتا ہے کہ ایک جداگانہ نظام تقویم کے حامل ہونے کے باوجود ہم لوگ اپنی روزمرہ تحریروں میں ایسے مہینوں کا عام استعمال کرتے ہیں جو افسانوی قسم کے باطل دیوتاؤں کی طرف منسوب ہیں، حسب تصریح جوہری ططاویٰ اُن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

مہینہ کا نام	وجہ تسمیہ
جنوری	یہ جانوس سے ماخوذ ہے، جانوس ایک دیوتا کا نام ہے، رومی لوگ اس کے آگے پیچھے دو چہرے بناتے تھے جس سے (وہ یہ خیال پیش کرتے تھے کہ) وہ سامنے اور پیچھے دونوں جانب دیکھتا تھا۔
فروری	یہ نام فمروانا نامی ایک دیوی سے ماخوذ ہے، جسے اہل روم کے ہاں طہارت کی دیوی کا مقام حاصل ہے۔
مارچ	یہ مارس سے ماخوذ ہے، جو رومیوں کے نزدیک جنگ کا دیوتا ہے۔
اپریل	یہ نام ایبری کے لفظ سے ماخوذ ہے جس کے معنی رومی میں کسی چیز کے پھوٹنے یا کھلنے کے ہوتے ہیں، اس مہینے کا یہ نام اس مناسبت سے تجویز کیا گیا کہ اس میں پھول کھلتے ہیں۔
مئی	میا سے ماخوذ ہے جو افسانوی شیطان اٹلس کی بیٹیوں میں سے ایک کا نام ہے۔
جون	یہ نام یونون سے ماخوذ ہے جو دیویوں کے سردار چیو پڑ کی بیوی تھی۔

ہر ایک قرض، صدقہ ہے۔ (حضرت محمد ﷺ)

جولائی	جولیاہنی تقویم کے بانی جولیس قیصر کی یادگار کے طور پر اس مہینے کا نام ’جولائی‘ رکھ دیا گیا۔
اگست	رومیوں کے پہلے بادشاہ اور جولیس قیصر کے جانشین اغسطس کی یادگار کے طور پر اس مہینے کا نام ’اگست‘ رکھ دیا گیا۔
ستمبر	اس کے معنی ہیں ’ساتواں مہینہ‘ جبکہ قدیم اُصول کے مطابق مارچ کو سال کا پہلا مہینہ شمار کیا جاتا تھا۔
اکتوبر	اس کے معنی ہیں ’آٹھواں مہینہ‘ جبکہ قدیم اُصول کے مطابق مارچ کو سال کا پہلا مہینہ شمار کیا جاتا ہے۔
نومبر	اس کے معنی ہیں ’نواں مہینہ‘ جبکہ قدیم اُصول کے مطابق مارچ کو سال کا پہلا مہینہ شمار کیا جاتا تھا۔
دسمبر	اس کے معنی ہیں ’دسواں مہینہ‘ جبکہ قدیم اُصول کے مطابق مارچ کو سال کا پہلا مہینہ شمار کیا جاتا تھا۔

(ملاحظہ ہو: الجواہر فی تفسیر القرآن الکریم، ج: ۵، ص: ۱۱۰، طبع دوم: ۱۳۵۳ھ)

موجودہ سن عیسوی کی اصلاح سب سے پہلے جولیس قیصر کے زمانہ میں ہوئی تھی۔ قیصر مذکور نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے ۴۵ سال قبل ۷۰۹ رومی میں اسکندریہ سے مصر کے مشہور فلکی سوسی جینس (SOSI GENES) کو اس غرض سے طلب کیا تھا کہ سال شمسی کو مرتب و منظم کر دے، چنانچہ اس نے اولاً اعتدال ربیعی کا دن رصد سے معلوم کیا تو اس کے حساب سے ۲۵ مارچ کا دن نکلا، پھر فلکی مذکور نے حسب ذیل نقشہ کے مطابق قیصر کے لیے سن شمسی کو مرتب کر دیا:

تعداد ایام	رومی مہینوں کے نام	مہینوں کے موجودہ نام
۳۱	جانواریوس	جنوری
۲۹ اور سال کیسہ میں ۳۰	فبرواریوس	فروری
۳۱	مارتیوس	مارچ
۳۰	اپریلیس	اپریل
۳۱	مایوس	مئی
۳۰	یونیوس	جون

تو نے جو کچھ اپنے اہل پر خرچ کیا، وہ صدقہ ہے۔ (حضرت محمد ﷺ)

جولائی	کیٹیلینس	۳۱
اگست	سیکٹیلینس	۳۰
ستمبر	ستمبر	۳۰
اکتوبر	اکتوبر	۳۱
نومبر	نومبر	۳۰
دسمبر	دسمبر	۳۱

فلکی مذکور نے ماہ فروری کے بارے میں یہ قاعدہ مقرر کیا تھا کہ وہ ۳ سال تک مسلسل ۲۹ دن کا ہوا کرے گا، ہر چوتھے سال ۳۰ دن کا شمار کیا جائے گا، جو لیس قیصر نے اس اصلاح کی یادگار میں ماہ کیٹیلینس (مطابق ماہ تموز) کا نام بدل کر اپنے نام کی نسبت سے اس کا نام ’جولائی‘ کر دیا۔

سن عیسوی میں دوسری تبدیلی

بعد کو جب شاہ اگستس^(۱) (Augustus) نے اس کی گدی سنبھالی تو چونکہ یہ بڑا مغرور خود پرست بادشاہ تھا اور جیسا کہ بیرونی کا بیان ہے: سب سے پہلے ’قیصر‘ کا لقب بھی اسی نے اختیار کیا ہے اور اس کی وجہ تسمیہ بیرونی نے یہ لکھی ہے کہ: ’’قیصر‘‘ کے معنی فرنگی زبان میں اس چیز کے آتے ہیں جس کو چاک کر کے نکالا گیا ہو، چونکہ اس کی ماں دروزہ میں مرگئی تھی اور اس کو شکم مادر سے چاک کر کے نکالا گیا تھا، اس لیے اس کا لقب ہی ’’قیصر‘‘ پڑ گیا۔ اگستس ازراہ تکبر اکثر کہا کرتا تھا کہ میں اندام نہانی کے راستہ باہر نہیں آیا۔^(۲)

بہر حال جب یہ تخت نشین ہوا تو اس کی آتشِ حسد نے جوش مارا اور اسے خیال ہوا کہ جو لیس کے نام کو تو اس اصلاح کی بدولت بقائے دوام حاصل ہوا کہ ماہ ’جولائی‘، ہر سال اس کی یاد تازہ کرتا رہتا ہے، آخر میں اس سلسلہ میں اپنی یادگار کیوں نہ چھوڑوں، اس خیال سے اس نے بھی ماہ ’سکستیلینس‘، جو جولائی کے بعد آتا ہے اپنے نام پر ’اگست‘ سے موسوم کر دیا اور چونکہ یہ مہینہ ماہ ’آب‘ کے مطابق تھا جس کے تیس دن ہوتے ہیں، اس لیے اس کے تکبر نے اس بات کو بھی گوارا نہ کیا کہ جو مہینہ اس کے پیش رو کے نام سے منسوب ہے وہ تو اکتیس دن کا ہو اور جو مہینہ خود اس کے نام پر موسوم ہو وہ تیس دن کا، اس لیے اس نے اس سن میں بمقتضائے ’ایجادِ بندہ اگر چہ گندہ‘ یہ

حاشیہ: ۱..... ’اگست‘ کے معنی حسنِ وقتی بک نے مقدس کے لکھے ہیں۔

حاشیہ: ۲..... ملاحظہ ہو، الآثار الباقیہ عن القرون الخالیہ، ص: ۲۹۔

تم سب حاکم ہو اور ہر حاکم اپنی رعیت کی بابت سوال کیا جائے گا۔ (حضرت محمد ﷺ)

اصلاح کی کہ ماہ ’اگست‘ کو بھی بجائے تیس کے آئیس ہی کا قرار دے دیا اور ماہ فروری کے بارے میں جو تین سال تک آئیس کا اور ہر چوتھے سال تیس دن کا شمار کیا جاتا تھا، یہ قاعدہ وضع کیا کہ آئندہ سے یہ ایک دن کم کر کے تین سال تک اٹھائیس دن کا اور ہر چوتھے سال آئیس دن کا شمار ہوا کرے گا۔ جولائی اور اگست کے ہیتم ۳۱، ۳۱ دن کے ہونے کی اصل حکمت یہ ہے، یہ ’تقویم جولیس‘ سے موسوم ہے۔

سن عیسوی میں تیسری اصلاح

پھر ۱۰۷۹ء رومی یعنی ۳۷۰ جولیس مطابق ۳۲۵ عیسوی میلادی میں شہر ازینق میں جو اناطولیہ کے مضافات میں واقع ہے، پوپ پادریوں کی ایک روحانی مجلس اس غرض سے منعقد ہوئی کہ عیسائیوں کی عیدوں اور ان کے مقدس دنوں کی تعیین کی جائے، چنانچہ اس مجلس نے تاریخ عیسوی کا مبداء حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کی ولادت باسعادت کو قرار دیا۔ ارکان مجلس کی رائے میں حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کی ولادت ۲۶ دسمبر کو ہوئی تھی، اس لیے یکم جنوری سے سن عیسوی میلادی کا آغاز قرار دیا گیا۔ اس مجلس نے ’تقویم جولیس‘ کو جوں کا توں برقرار رکھا، بجز اس کے کہ ’اعتدال ربیعی‘ کا دن بجائے ۲۵ مارچ کے اب سے ۲۱ مارچ مقرر کر دیا گیا، کیونکہ سوسی جنیس فلکی نے جب جولیس قیصر کے زمانے میں رصد سے ’اعتدال ربیعی‘ کا وقت معلوم کیا تھا تو وہ ۲۵ مارچ کا دن تھا، لیکن اب ۳۷۰ برس گزر جانے کے بعد جب ازینقی مجلس نے رصد سے اس کا حساب لگایا تو معلوم ہوا کہ اب تک چار دن کا فرق پڑ چکا ہے اور اب ’اعتدال ربیعی‘ کا دن بجائے ۲۵ مارچ کے ۲۱ مارچ ہو گیا ہے، کیونکہ آفتاب اول برج حمل میں اسی تاریخ کو داخل ہوتا ہے۔

بہر حال ان پادریوں نے یہ اصلاح کر کے اپنی عیدوں، تہواروں اور مقدس دنوں کا تعیین اسی اصلاح یافتہ سن کے اعتبار سے کر لیا، لیکن سارے ارکان مجلس میں سے کسی کو اتنا خیال نہ آیا کہ ’اعتدال ربیعی‘ میں یہ چار دن کا فرق ۳۷۰ سال کے عرصہ میں کیسے پڑ گیا؟! اور آئندہ اس کی کیا صورت ہو کہ پھر یہ فرق نہ پڑنے پائے، مگر انہوں نے اتنی ہی اصلاح ضروری سمجھی اور مدت تک مذہبی دنوں کے تعیین کے سلسلہ میں اسی طریقہ کار پر عمل درآمد ہوتا رہا۔

سن عیسوی کا استعمال کب سے شروع ہوا؟!؟

پھر ۵۲۸ء سے تاریخ میلادی کا استعمال شروع ہوا اور رفتہ رفتہ تمام مسیحی اقوام میں سن عیسوی کا عام رواج ہو گیا، جو بغیر کسی ادنیٰ تغیر و تبدل کے ’تقویم جولیس‘ کے مطابق سولہویں صدی

لوگوں سے ان کی سمجھ کے مطابق بات کرو، جسے وہ نہیں سمجھتے اسے چھوڑ دو۔ (حضرت محمد ﷺ)

کے اخیر تک رائج رہا۔ (۱)

سن عیسوی میں چوتھی اصلاح

پھر سولہویں صدی عیسوی کے آخر میں پوپ گریگوری سیزدہم نے اس حساب میں یہ اصلاح کی کہ ”تقویم جولیس“ میں سے دس اور گھٹا دیئے، چنانچہ اس نے یوم پنجشنبہ ۴ اکتوبر ۱۵۸۲ء کے بعد والے جمعہ کی تاریخ ۵ اکتوبر کے بجائے ۱۵ اکتوبر قرار دی اور یہ قاعدہ بنایا کہ ۱۷۰۰ء، ۱۸۰۰ء اور ۱۹۰۰ء میں کبیسہ کا دن ضم نہ کیا جائے اور آئندہ سے ہر تین سال ۳۶۵ دن معمول کے مطابق شمار کیے جائیں اور ہر چوتھا سال ۳۶۶ دن کا سال کبیسہ مانا جائے۔

اس اصلاح کا سبب یہ تھا کہ شمس کی حرکتِ دوری حقیقت میں وہ نہ تھی جو جولیس کی تقویم میں مقرر کی گئی تھی، یعنی دورِ شمسی کی مدت (۲۵۰۵ [۳۶۵] دن) نہ تھی، بلکہ (۲۴۲۲۱۶ [۳۶۵] دن) تھی اور اسی غلطی کا یہ نتیجہ تھا کہ جس طرح سابق ”تقویم“ جولیس کے حساب سے ”اعتدال ربیعی“ کا دن ۲۵ مارچ کی بجائے ۲۱ مارچ ہو گیا تھا، اب بجائے ۲۱ مارچ کے ۱۱ مارچ ہو گیا تھا، چنانچہ جب یہ نکتہ پوپ صاحب پر کھلا تو مجبوراً ان کو اس حساب میں سے دس دن کم کر کے اپنے ایام مذہبی کی تعیین کرنی پڑی، جب سے آج تک پوپ صاحب کی اسی اصلاح کے مطابق عمل در آ رہا ہے، آگے اللہ جانے اور کیا اصلاح کرنی پڑے!

تقویم گریگوری اور مسیحی اقوام

پوپ گریگوری کی مذکورہ صحیحات کو سب سے پہلے فرانس میں سند قبول عطا کی گئی، چنانچہ وہاں کے شاہ ہنری سوم کے حکم سے یک شنبہ ۹ دسمبر کے بعد جو دو شنبہ آیا تو اس روز بجائے دسمبر کی ۱۰ تاریخ کے ۲۰ تاریخ قرار دی گئی اور اس وقت سے لے کر ۲۲ ستمبر ۱۷۹۲ء تک فرانس میں اسی تاریخ پر عمل ہوتا رہا۔ پھر ۲۲ ستمبر ۱۷۹۲ء سے حکومت فرانس نے اپنے سن میں یہ تبدیلی کر دی کہ آغاز سال، شمس کے

حاشیہ: ۱..... فارسی زبان کے کسی شاعر نے انگریزی مہینوں اور سال کبیسہ (لوند کے سال) کے معلوم کرنے کے قاعدہ کو اس طرح نظم کر دیا ہے:

جنوری و فروری و مارچ اپریل و مئی	جون جولائی اگست و نیز ستمبر بدان
ہست اکتوبر نومبر ہم دسمبر آخرین	از شہور سال انگریزی بسان رومیان
پس بود اپریل و جون و نیز ستمبر دگر	شد نومبر این ہمہ سی روزہ باشد در میان
فروری دو کم بود لیکن بسال چارمین	یک بریں افزا کبیسہ بست و نہ گرد و عیان
ہفت باقی سی و یک روز است گر قسمت کنی	سالہائے عیسوی بر چار تا اسے مہربان
بر نباید کسر گر سال کبیسہ شد ہمین	در بر آید بس بترک کسر کن تقسیم آن
گر یکے ماند ز سال بے کبیسہ اول است	در دو دوم در سہ سوم سال باشد بیگمان

نقطہ ”اعتدالِ خریفی“ پر آجانے سے قرار دیا اور سال کے سب مہینے میں تیس دن کے کر دیئے، پھر اختتامِ سال پر معمولی سالوں میں ۵ دن اور سالِ کبیسہ میں ۶ دن کا اضافہ مقرر کیا، تاکہ شمسی کی تکمیل ہو سکے۔ ۱۸۰۵ء کے اختتام تک حکومتِ فرانس اسی حساب پر عامل رہی، پھر ۱۷ جنوری ۱۸۰۶ء سے گریگوری کی تقویم پر حسبِ سابق عمل شروع ہو گیا۔

لیکن حکومتِ انگلستان ۱۷۵۱ء تک ”تقویمِ جولیس“ ہی پر عمل کرتی رہی، بعد کو جارج دوم کے زمانے میں اس کے عہدِ حکومت کے چوبیسویں سال حسبِ قرار داد پارلیمنٹ اس تقویم کو ترک کر کے گریگوری کی تقویم کو قبول کیا گیا، چنانچہ ۲ ستمبر ۱۷۵۲ء یومِ چہار شنبہ کے بعد یومِ پنجشنبہ کو بجائے ۳ ستمبر کے ۱۴ ستمبر تاریخ قرار دی گئی۔ اس سے پہلے چار سو سال انگریزوں کا مالی سال ۲۵ مارچ سے شروع ہوتا تھا، اب ۱۷۵۳ء سے سال کا پہلا دن یکم جنوری کو قرار دیا گیا۔^(۱)

روس میں سال کا آغاز ستمبر کی پہلی تاریخ سے ہوتا تھا، ۱۶۹۹ء میں قیصر روس پطرس کبیر نے یہ حکم دیا کہ روس میں بھی یورپ کی طرح سال کا آغاز یکم جنوری سے قرار دیا جائے۔ قیصر روس پطرس مذکور نے آغازِ سال کا دن تو بدلوادیا، لیکن اس سے اتنا نہ ہوسکا کہ ”تقویمِ جولیس“ کو ہٹا کر گریگوری کی تقویم کو نافذ کر دیتا، نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۹۱۴ء کی جنگِ عظیم تک روس اور یونان میں عملدرآمد اسی غلط تقویم پر ہوتا رہا، تا آنکہ روس میں انقلاب آیا، زار کی حکومت کا تختہ الٹا اور کمیونزم کا راج ہو گیا۔ بعد ازاں یکم اکتوبر ۱۹۲۳ء کو روس اور یوگوسلاویہ کے چرچ نے سن عیسوی کے شمار کے لیے جولیس کے حساب کو بدل کر گریگوری کے حساب کو اختیار کر لیا۔

غرض گریگوری سیزدہم نے اوائل مارچ ۱۵۸۱ء میں سن عیسوی کی اصلاح کا حکم دیا، چنانچہ مجلس ازبقی کے وقت انعقاد سے لے کر اب تک یعنی ۳۲۵ء سے لے کر ۱۵۸۲ء تک تقریباً دس دن کا فرق جو ۱۲۵ سال میں ہو گیا تھا، اس کو درست کرنے کی غرض سے جمعہ ۱۵۸۲ء کو اکتوبر کی ۵ تاریخ کے بجائے ۱۵ تاریخ شمار کی گئی اور اس روز سے کیتھولک فرقہ نے جس کی حکومتیں فرانس، اٹلی، اسپین اور پرتگال میں قائم تھیں اسی تاریخ پر عمل شروع کر دیا، لیکن پروٹسٹنٹ نے اس اصلاح کو ۱۷۰۰ء سے پہلے قبول نہیں کیا اور انگریزوں نے تو اس کو ۱۷۵۲ء میں اپنے یہاں نافذ کیا ہے، سب سے آخر میں اس اصلاح کو آرتھوڈکس فرقہ نے قبول کیا، جس کے پیروں روس اور یوگوسلاویہ اور دیگر ریاستہائے بلقان میں ہیں اور اب تو سارے یورپ میں یہی تاریخ مروج ہے۔^(۲)

حاشیہ: ۱..... اس ساری تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو، تقویم القدم از حسن وفقی بک، ص: ۱۱۰ تا ۱۱۹، مطبع سلفیہ قاہرہ ۱۳۳۵ھ۔
حاشیہ: ۲..... یہ واضح رہے کہ انگریزوں کو تو اپنے سن مروجہ کی غلطی ۱۷۵۲ء میں معلوم ہوئی، مگر ہندوستان کے مسلمانوں نے اس غلطی کی نشان دہی ان کی اصلاح سے ۳۳ سال پہلے ۱۷۱۹ء میں کر دی تھی۔ ملاحظہ ہو: زیج بہادر خانی، باب ہفتم در معرفت تاریخ عیسوی از مولوی غلام حسین جون پوری، طبع بنارس ۱۸۵۳ء۔

یہ ہے اس سن عیسوی کا تاریخی جائزہ جس پر ساری مسیحی دنیا کا دار و مدار ہے۔ مقام عبرت ہے کہ اتنی بڑی قوم برسوں نہیں صدیوں تک اپنے مقدس دنوں، عیدوں، تہواروں اور روزوں کے ایام کو گم کیے رہی اور خود اپنے اقرار کے مطابق ۱۵۸۲ء تک صحیح دنوں کی تعیین نہ کر سکی، بلکہ عبادت مذہبی کو اسی غلط حساب کے مطابق ادا کرتی چلی آئی، یہیں سے اس امر کا بھی اندازہ لگا لیجئے کہ جس قوم نے اپنے مقدس دنوں کو گم کر دیا، وہ اپنے انبیاء علیہم السلام کی مقدس تعلیم کو کس طرح محفوظ رکھتی؟!۔ تمام عیسائی دنیا کا اپنے اصلی دنوں کو گم کر دینا اسی ضلال و اضلال کا ایک نمونہ ہے، جس کے متعلق قرآن عظیم میں ارشاد ہے: ”یا اهل الكتاب لا تغلوا فی دینکم غیر الحق“..... یعنی..... ”اے اہل کتاب! اپنے دین کی بات میں ناحق کا مبالغہ مت کرو۔“

